

حضرت السلام مولانا حافظ محمد کوندلوی مظالم العالی

دوام حدیث

ایک اسلام

حدیث کا علم الجغرافیہ!

”موسم کس طرح بدلتے ہیں؟ ہم اور آپ تو اتنا ہی جاتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ موسم گرما میں ہم سورج کے قریب ہو جاتے ہیں اور سرما میں دور، اس لئے گرمی اور سردی محسوس کرتے ہیں۔ گرمی میں زمین کے خاکی ذرات گرم ہو جاتے ہیں اور چونکہ یہ ذرات پہاڑوں پر کم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں مقابلہ ٹھنڈک ہوتی ہے۔ لیکن حدیث کہتی ہے:

”ابو ہریرہؓ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جہنم نے خدا کے پاس شکایت کی کہ میرا دم گھٹ چلا ہے۔ اس لئے مجھے سانس لینے کی اجازت دی جائے۔ اللہ نے کہا کہ تم سال میں صرف دو سانس لے سکتے ہو۔ چنانچہ اس کی ایک سانس سے موسم گرما اور ایک سانس سے موسم سرما پیدا ہو گیا“ (بخاری)

لیکن یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ہر سال گرمیوں کے موسم میں صرف دو ہی علاقے اس سانس کی لپیٹ میں کیوں آتے ہیں جو خط استوا کے قریب ہیں۔ اور سارا یورپ، اسٹیریا، گرین لینڈ اور کینیڈا وغیرہ کیوں بچ جاتے ہیں؟ ”الہ“ (دو اسلام صفحہ ۲۲۶)

الجواب:

اس اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ جب سردی اور گرمی کا تعلق سورج کے قریب اور دور ہونے سے ہے تو حدیث کا مطلب کیا ہے؛ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گرمی کا تعلق سورج کے ساتھ ہے اور ایک حدیث میں بھی اس کا ذکر ہے: "ما یقضنا الا حوال الشمس" (بہادری) کہ "ہم کو سورج کی گرمی نے جگایا۔" مگر اس حدیث میں ایک اور بات کی طرف اشارہ ہے کہ عالم میں جتنی چیزیں ہیں، ان کا ظہور مادے کی بنا پر ہے اور ان کا نعل ان کی قوت کی بنا پر ہے۔ ہر چیز مادہ اور قوت فنا یا انتشار کا شکار ہو رہے ہیں اور محدود زندگی کے لئے ان کو ہر لمحہ امداد روحانی پہنچ رہی ہے۔ اگر ان کو امداد روحانی نہ ملے تو ہر شے تھوڑے عرصہ میں فنا ہو جائے یا منتشر ہو جائے۔ سورج گرمی چھوڑ دے اور برف سردی۔ پس وہ منبع جس سے سورج کو گرمی اور ہوا اور پانی کو سردی میں مدد ملتی ہے وہ جہنم ہے۔ حدیث میں سورج سے گرمی پہنچنے سے انکار نہیں بلکہ اس میں گرمی کا منبع بتایا گیا ہے۔

بعض محققین نے ایک لطیف جواب دیا ہے اور وہ یہ کہ عالم شہادت جس کی شکل و صورت اور کیفیت کو ہم حواس اور عقل سے محسوس کرتے ہیں اور عالم مثال جس کو ہم اپنے خیال سے جان سکتے ہیں، یہ دونوں ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ پھر ان دونوں کیلئے ایک ایسا منبع ہے جس سے اچھی کیفیات کا ظہور ہوتا ہے اور دوسرا ایسا منبع ہے جس سے مخالف اور مضر کیفیات کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ مضر کیفیت خول جہنم میں جلتے یا دنیا میں آئے اس کا منبع ایک ہے۔ جب ایک منبع سے دونہیں نکلتی ہوں، اگر ان میں سے ایک کا پانی بند کر دیا جائے تو دوسری میں پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں میں پانی چھوڑا جائے تو پہلی میں بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس عالم کے پیدا ہونے سے قبل عالم مثال تھا اور اس وقت منبع سے صرف جہنم ہی کی کیفیات مضر کا اخراج ہوتا تھا۔ یہی شکایت کا وقت تھا اور یہ شکایت بعض علماء کے نزدیک زبان حال سے تھی اور بعض کے نزدیک زبان قال سے، اس کے بعد عالم پیدا ہوا تو اس عالم میں بھی کیفیات مضر کے اسباب پیدا کر دیئے۔ کیفیات مضر کے ظہور کیلئے جیسے فاعل کے بغیر چارہ نہیں ویسے ہی محل کی قابلیت کی بھی ضرورت ہے۔ پس وہ کیفیات مضر جو اس عالم کے وجود سے پہلے صرف جہنم کی طرف رجوع کرتی تھیں، اس عالم کے پیدا ہونے کے بعد اس میں کمی ہو گئی۔

اور بعض علماء اس حدیث کو صرف تمثیل قرار دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ گرمی تکلیف دہ چیز ہے۔ ان کے نزدیک نہ کلام ہے نہ انتقال بلکہ صرف ایک تمثیل ہے۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ سب تو میں اللہ کے پاس نہیں اور سب کو ایک ایک کسب دیا۔ ایک قوم باقی رہ گئی اور کسب ختم ہو گئے تو اللہ نے فرمایا

تمہارے لئے کوئی کسب نہیں جو کسب دیکھو کر لو۔ اس تمہیں کا یہ مطلب ہے کہ یہ قوم سب کسب کرتی ہے۔ اس طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ گرمی تکلیف دہ چیز ہے ایسی تکلیف دہ جیسے جہنم سے آئی ہوئی ہے۔ اس کے آگے ایک اور حدیث پر برج کرنی چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں:

حدیث کا علم المطب:

ماہرین طب کا یہ متنفقہ فیصلہ ہے کہ مکھی ایک نہایت خطرناک جانور ہے جو مہلک امراض کے جراثیم ایک جسم سے دوسرے جسم تک منتقل کرتی رہتی ہے۔

لیکن حدیث کہتی ہے: "اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه ثم لينزعه فان في احد جناحيه داء و في الاخر شفاء"

کہ "اگر مکھی پانی میں گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دو اس لئے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے۔" (دو اسلام صفحہ ۳۲۷)

الجواب:

اعتراض کی حقیقت یہ ہے کہ مکھی بیماری کے جراثیم اٹھا کر لے جاتی ہے اور گندگی اس کی غذا ہے اور اس کے جسم میں موجود ہوتی ہے۔ پس حدیث کا یہ کہنا کہ اگر پانی میں گر جائے تو اس کو ڈبو کر نکالو کیونکہ اس کے دوسرے پر میں شفا ہے، ٹھیک نہیں!

مگر اس امر پر غور نہیں کیا کہ اس کے جسم میں ایک ایسا تریاق موجود ہے جو اس گندگی کو فنا کر دیتا ہے جو اس کے جسم کے اندر موجود ہوتی ہے اور اس کے جراثیم کے مہلک اثرات کا اس میں علاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکھی ان تمام زہریلی چیزوں کو کھا جاتی ہے جو ہمارے لئے مہلک ہیں مگر ان کے کھانے سے مرئی نہیں بلکہ چست و چالاک ہوتی ہے۔ بعض بچے جن کو ذق الاطفال کی بیماری ہو جاتی ہے ان کا علاج مکھیوں کے کھانے سے کیا جاتا ہے اور ایک قسم کی مکھی مدیح خانے میں موجود ہوتی ہے اس سے مرگی کا علاج کیا جاتا ہے۔ مکھی کے افعال سے جن علما نے بحث کی ہے ان کا اقرار ہے کہ مکھی کے جسم میں جراثیم کش تریاق موجود ہے۔

مکھی کی عادت ہے کہ جب گرتی ہے تو ایک پہلو پر گرتی ہے۔ اپنے آپ کو بچانے کیلئے پر بھارتی ہے اس طرح جو مادہ پروں کے ساتھ ہوتا ہے مہر جاتا ہے۔ اب اس میں تریاقیت کا اثر باقی ہے جو ڈوبنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حدیث سے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے، آپ اٹل اعتراض کر رہے ہیں!

آگے پھر ایک حدیث پر اعتراض ہے:

حدیث کا علم التولید:

”رحیم مادر میں بچہ کیسے بنتا ہے؟ نروادہ کی علامات اس میں کس منزل پر کس طرح پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ ماں یا باپ یا دونوں کے خد و خال کیسے حاصل کر لیتا ہے؟ یہ فطرت کے وہ روز ہیں جنہیں کوئی ماہر فطرت آج تک نہیں سمجھ سکا لیکن ہمارے علماء ان مسائل کو صدیوں پہلے حل کر چکے ہیں۔“

”مرد کا نطفہ سفید ہوتا ہے اور عورت کا زرد، انزال کے بعد یہ ہر دو قسم کے نطفے مل جاتے ہیں اگر یہ مائل بہ سفیدی ہو تو بچہ پیدا ہوتا ہے ورنہ بچی! (مسلم)

ماہرین تولد اس امر پر متفق ہیں کہ عورت کا نطفہ مقدار میں بیکدم یعنی بمشکل ایک آدھ قطرہ ہوتا ہے اور مرد کا کافی زیادہ۔ اگر دونوں نطفے مل جائیں تو عورت کا نطفہ نظر تک نہ آئے۔ اس صورت میں چاہیے تو یہ تھا کہ جماعت میں ہمیشہ لڑکا پیدا ہو چہ جائیکہ وہ نطفہ مرد کا رنگ بدلتا پھرے۔“

خد و خال کے متعلق ارشاد ہوتا ہے، ”جماعت کے وقت اگر مرد کا انزال پہلے ہو تو بچہ باپ پہ جاتا ہے ورنہ ماں پر۔“ (بخاری)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاں ایسی اولاد پیدا ہو جو فرشتوں سے زیادہ پاکیزہ اور ابلیس کی زد سے بالکل باہر ہو تو لیجئے نسخہ حاضر ہے:

ابن عباس حضور سے روایت کرتے ہیں کہ جیب کوئی شخص جماعت کرنے لگے تو یہ دعا پڑھ لے:

”بِسْمِ اللّٰهِ جَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانُ مَا سَرَّنَا قَتْنَا“

”اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو شیطان سے بچا“

تو اس کی اولاد کو شیطان کبھی گمراہ نہ کر سکے گا۔ (بخاری) ————— کتنی امرت دھارا قسم کی

دعا ہے کہ نہ قرآن کی ضرورت باقی رہی اور نہ رسول کی۔“ (دو اسلام)

الجواب:

یہاں یہ اعتراض ہے کہ:

حدیث میں باپ یا ماں کے ساتھ بچہ کی مشابہت کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح لڑکا یا لڑکی ہونے کا سبب ذکر کیا گیا ہے۔ ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا بلکہ واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ نطفہ کا صرف ایک ذرہ استعمال ہوتا ہے باقی بالکل بچ جاتا ہے اور عورت کا نطفہ بالکل قبیل ہوتا ہے۔ رنگت کے لحاظ سے اس کے

غالب ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اگر دعا پڑھنے سے بچہ شیطان کے اثر سے بچ جائے تو پھر قرآن، رسول کی کہاں ضرورت رہی؟۔ یہ ہے اعتراف اس میں کوئی شک نہیں کہ کبھی لڑکا ہوتا ہے اور کبھی لڑکی۔ اور کبھی بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی باپ کے۔ ماہرین کو ابھی تک اس کا سبب معلوم نہیں۔ مگر بعض ماہرین کہتے ہیں، مذکورہ موثرات کا تعلق عورت کے نطفہ سے ہوتا ہے۔ بعض مہینوں میں لڑکے پیدا ہوتے ہیں اور بعض میں لڑکیاں۔ مگر یہ قاعدہ ان کا تخمینہ ہے کلی نہیں۔ بہر کیف کوئی ٹھوس چیز ماہرین کو معلوم نہیں ہوئی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بتایا ہے۔ حدیث میں یہ لفظ نہیں کہ یہ مرکب مائل بہ سفیدی ہو تو بچہ ہوتا ہے۔ بلکہ حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ اگر مرد کا نطفہ غالب ہو تو لڑکا اور نرہ لڑکی۔ عجب کا مطلب یہ نہیں کہ وہ زیادہ ہو بلکہ معنوی غلبہ مراد ہے۔ یعنی مرد کے نطفہ میں لڑکا بننے کا اثر ہوتا ہے اور عورت کے نطفہ میں لڑکی بننے کا۔ اب جس کا اثر غالب ہوگا وہی صورت ہوگی۔ غلبہ مراد یہ نہیں کہ اگر مرد کا نطفہ زیادہ ہوگا تو لڑکا اور نرہ لڑکی۔ اگر عنبہ میں کثرت کا بھی لحاظ رکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مرد کا نطفہ جتنا انعقادِ حمل میں خرچ ہوتا ہے اس کے اندازے میں تفاوت ہوتا ہے۔ لڑکا بننے کیلئے کچھ زیادہ خرچ ہوتا ہے اور لڑکی بننے کیلئے کچھ کم۔

مشابہت والی حدیث میں "سبق" کا لفظ جس کے معنی بڑھنے کے ہیں اگر مرد کا نطفہ بڑھ جائے تو باپ سے مشابہت ہوگی ورنہ ماں سے۔ بڑھنے کے معنی پہلے انزال ہونے کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور معنوی بڑھنا بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

دعا کے اثر کا یہ مطلب نہیں کہ بچہ ایسا نیک ہوگا کہ اس کو قرآن اور رسول کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اس کے شامل حال ہوگا۔ قرآن و سنت سے مستفید ہونے کی اس میں قابلیت ہوگی۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ بچے کو شیطان جسمانی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ شیطان مرد کے ساتھ اس کے فعل میں شریک ہو کر بچے میں ضرر کا باعث نہ بنے گا۔ نیز ان امور کا تعلق ایمان کے ساتھ ہے۔ کیونکہ دعا کے اثر کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے۔ جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے یہ کہا:

واقیٰ اعین ہا بک و دریتھا من الشیطان الرجیم؛

بچہ! کہ میں اس کو اور اس کی ذریت کو مرد و شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

— جب ولادت کے بعد دعا کی جا سکتی ہے تو انعقادِ حمل سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں

ہے: ”ادعونی استجب لکم“

کہ ”مجھ سے مانگو، میں دوں گا“

آگے ایک اور حدیث:

حدیث کا علم الاصولات:

”مرغ کیوں بانگ دیتا ہے؟ گدھا کیوں ہینگتا ہے؟

ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تم مرغ کی صدا سنو تو انشرا سے

فصل کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت مرغ کو فرشتہ نظر آیا کرتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز

سنو تو شیطان سے پناہ مانگو۔ اس لئے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر ہینگتا ہے۔“ (بخاری)

الجواب:

مرغ جب بڑا ہوتا ہے تو بانگ دیتا ہے یعنی تشویرِ نمائی نکلیں پر پہنچ کر اس میں یہ فعل ہونا ہے اور رات کو

اس کی آواز سے منقبہ ہرگز آدمی نماز کیلئے تیار ہوتا ہے۔ اور اس کی آواز سربلی ہوتی ہے۔ یہ چیزیں اس قسم کی ہیں کہ

ان کو فرشتوں کی طرف منسوب کیا گیا اور گدھے کی آواز کو قرآن نے بھی قبیح قرار دیا ہے بلکہ سب آوازوں سے

اس کو برا کہا ہے:

”ان انکر الا صوات لصوت الحمیر“

کہ ”سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔“

۔۔۔ اس لئے اس کو شیطان کی طرف منسوب کیا۔

بعض محققین نے یہ ذکر کیا ہے کہ ہر نوع کے لئے عالمِ مثال میں ایک صورت ہے۔ اسی صورت کی طرف

اس کے نوعی احکام منسوب ہیں۔ بہترین انواع کی تصاویر بہتر ہیں اور منکر ترین انواع کی تصاویر بری۔

بہترین مثالی صورت کو فرشتے اور بری صورت کو شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مرغ کی آواز اور گدھے کی

آواز اپنی اپنی مثالی صورت کے تابع ہیں۔ ہر حیوان چونکہ اپنی تصویر یا اپنی جنس کو دیکھ کر یا خیال کر کے

آواز کرتا ہے۔ اس لئے اس کو فرشتے اور شیطان کے دیکھنے سے تعبیر کیا۔

اور عین ممکن ہے کہ جب مرغ میں بانگ کہنے کی تحریک ادنیٰ درجہ پر ہو تو فرشتہ دیکھنے سے وہ تحریک اس

درجہ پر پہنچ جائے کہ بانگ دیدے۔ اسی طرح گدھے میں آواز کی خواہش کو تیز کرنے میں شیطان کو بھی دخل ہو

یہ۔ انسانی تحریکات میں بھی بعض وقت شیطان کو اور بعض وقت فرشتے کو دخل ہوتا ہے۔ حالانکہ اصل تحریک

انسان کے دماغ سے ہی اٹھتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے :

”ادویٰ حی ربک الی المثلثکۃ فی معکہ فثبتوا لدین امنوا۔ الایتہ“

کہ ”تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس مومنوں کو ثابت قدم بناؤ۔“
دوسری جگہ فرمایا:

”الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء“

کہ ”شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا اور جیانی کا حکم دیتا ہے۔“

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی، ڈیڑھ امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔
- محمد سمیع صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صاحبین، بازار نانڈیا نوالہ ضلع لائلپور۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار بہن بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبدالرشید صاحب، خطیب جامع الامدیث، صدر، راولپنڈی۔
- کتب خانہ وطیبہ، ۳۰۔ النور مارکیٹ، اردو بازار گوجرانوالہ۔
- نشا بکسٹال ہالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریا سٹور تحصیل بازار، بہاولنگر۔
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، لائلپور۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادر زکریا مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔